Regd. L. No. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

جلد ۲ | ۸ تبوک ۱۳۲۷ ہش | ۳ ذوالقعدہ ۱۳۶۷ ھ | ۸ ستمبر ۱۹۴۸ء | نمبر ۲۰۴

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوئٹہ سے تشریف آوری

لاہور ۷ ستمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح ساڑھے سات بجے کراچی میل کے ذریعے کوئٹہ سے مع اہل بیت و خدام تشریف لائے سٹیشن پر بہت سے احباب حضور کے استقبال کیلئے موجود تھے حضور نے سب کو شرف مصافحہ بخشا ۔ حضور کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضور کے پاؤں میں درد کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ

امن قائم کرنیکے بہانے حکومتِ ہند کیطرف سے حیدر آباد میں دوبارہ فوجیں بھیجنے کا مطالبہ

ریاست میں بالکل امن ہے تکلیف کی ضرورت نہیں ۔ نظام دکن کا جواب

نئی دہلی ۷ ستمبر ۔ حکومتِ ہند نے نظام حیدر آباد سے یہ مطالبہ کیا ہے ۔ کہ ریاست بھر میں رضاکاروں کی تنظیم کو فوراً توڑ دیا جائے اور ہندوستانی فوجوں کو واپس سکندر آباد پہنچنے کی اجازت دی جائے اس امر کا انکشاف آج ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے ہندوستان پارلیمنٹ میں حیدر آباد اور کشمیر کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کیا ۔ انہوں نے بیان کیا ۔ کہ ہندوستان ریاست میں امن و امان قائم کرنے اور بدامنی کو دور کرنیکی نیت سے اپنی فوجوں کا حسب سابق سکندر آباد میں مقیم رکھنا چاہتا ہے اور اسی غرض کے پیش نظر اس نے حکومت نظام سے یہ مطالبہ کیا ہے یہ ہندوستان خود فیصلہ کرے گا ۔ کہ وہ حیدر آباد میں کتنی فوج بھیجے پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ حکومتِ ہند کی طرف سے نظام دکن کو آخری تنبیہ کی گئی ہے ۔ اگرچہ نظام حیدر آباد نے جواب میں حکومت ہند کو مطلع کیا ہے کہ فوجیں بھیجنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں کیونکہ ریاست میں بالکل امن و امان ہے لیکن ہندوستانی حکومت انکے اس بیان کو صحیح تسلیم نہیں کرتی ۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت حیدر آباد اپنے تمام وسائل کو جنگ کیلئے استعمال کر رہی ہے چوری چھپے اسلحہ اکٹھا کیا جا رہا ہے جسمیں بعض بیرونی ممالک کا بھی ہاتھ ہے مسئلہ کشمیر پر روشنی ڈالتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا ۔ حیدر آباد اور کشمیر کے مسائل ایک دوسرے سے کوئی مناسبت نہیں رکھتے ۔

کشمیر میں آزاد فوجوں کی فتح یقینی ہے

سردار ابراہیم کی تقریر

کراچی ۷ ستمبر حکومت آزاد کشمیر کے صدر سردار محمد ابراہیم نے کل یہاں ایک تقریر کرتے ہوئے نہایت وثوق کے ساتھ اعلان کیا ۔ کہ اگر حقیقی معنوں میں غیر جانبدار استصواب رائے کا انتظام کیا جائے تو باشندگان کشمیر کی بھاری اکثریت پاکستان کے حق میں ہی اپنی رائے کا اظہار کریگی ۔ کشمیری عوام کچھ مدت پہلے فیصلہ نہیں کر سکتے تھے ۔ لیکن اب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ ہندوستانی فوجوں نے ان کے وطن میں کیا تباہی مچائی ہے ۔ اور ہندوستان کی حکومت نے وعدے

(باقی صفحہ ۸ کالم ۱)

پاکستان پر چڑھائی افغانستان کیخلاف اعلانِ جنگ کے مترادف ہے

فقیر ایپی کو حکومتِ افغانستان کا انتباہ

پشاور ۷ ستمبر ۔ اسٹیٹسمین کے نامہ نگار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کی حکومت نے فقیر ایپی کو ایک مراسلہ بھیجا ہے ۔ جسمیں اس کی پاکستان کے خلاف تخریبی کارروائیوں کی سخت مذمت کی گئی ہے ۔ اور اس پر واضح کیا گیا ہے کہ اس کا پاکستان کے خلاف لڑائی کرنا خود افغانستان کے خلاف اعلان جنگ پر محمول کیا جائے گا ۔ معلوم ہوا ہے کہ فقیر ایپی جسے پٹھانستان کے معاملے میں سرخپوشوں اور افغانستان کی متوقع امداد پر بڑا بھروسہ تھا ۔ اب افغانستان کے خلاف زہر اگلتا پھر رہا ہے ۔ اور اس پر یہ الزام لگا رہا ہے کہ یہ ایک بہت بڑی رقم کے عوض پاکستان کے ہاتھوں بک گیا ہے کہا جاتا ہے افغانستان کے سربرآوردہ علماء کا ایک وفد حال ہی میں کابل سے ہندوستان پہنچا ہے اور وہاں حیدر آباد کشمیر اور فلسطین کی حمایت میں زبردست پراپیگنڈا کر رہا ہے ۔ وہ یہ امر قبائلیوں کے ذہن نشین کرا رہا ہے کہ ان تینوں ریاستوں میں اپنے مظلوم بھائیوں کی ہر ممکن امداد کرنا ان کا مذہبی فرض ہے ۔ جس کی ادائیگی میں کسی قسم کی سستی سے کام نہیں لینا چاہیئے ۔

پاکستانی طلباء کی غیر ممالک میں تعلیم و تربیت

سات کروڑ روپیہ کے وظائف دیئے جائینگے

کراچی ۷ ستمبر ۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے ۔ کہ حکومت پاکستان کے محکمہ تعلیمات نے غیر ملکوں میں تعلیم و تربیت کیلئے امداد ۔ آسانیاں اور وظائف دینے کے واسطے ۷ کروڑ روپیہ کی ایک دس سالہ اسکیم تیار کی ہے ۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ اسکیم پاکستان کی صنعتی اور انجینئرنگ کی ترقی کے خیال سے بنائی گئی ہے ۔ اور اس کا مقصد پاکستان کے لئے مختلف قسم کے ماہر اور کاریگر مہیا کرنا ہے ۔ (اسٹار)

بیرونی کپڑے اور سوت پر سے کنٹرول ہٹا دیا جائیگا

کراچی ۷ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ درآمد ہونے والے کپڑے اور سوت پر سے کنٹرول ہٹا لیا جائے یہ اقدام اسلئے کیا گیا ہے کہ ملک میں سوتی کپڑے کی فراوانی ہو جائے ۔ کنٹرول کی وجہ سے کپڑے کی درآمد میں بہت دقتیں پیش آتی تھیں ۔ (اسٹار)

مغربی پنجاب میں قیدیوں کی رہائی

لاہور ۷ ستمبر حکومت پاکستان نے بعض خاص قسم کے قیدیوں کو جو عام معافی دی ہے اسکی رو سے مغربی پنجاب کی جیلوں سے یوم استقلال پر ۹۹۶ قیدی رہا کئے گئے تھے انمیں ۲۶ ہندو اور

وزراء خارجہ کی کونسل طلب کیجائے

روس کا مطالبہ

لندن ۷ ستمبر ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس نے برطانیہ امریکہ اور فرانس سے درخواست کی ہے کہ وہ وزراء خارجہ کی کونسل کا اجلاس طلب کریں ۔ یہ اجلاس ۱۵ ستمبر سے قبل بلایا جائے ۔ تاکہ اطالیہ کی نوآبادیات کے متعلق گفت و شنید کی جائے ۔ (اسٹار)

تین پاکستانی باشندوں کو ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا

فیروز پور ۷ ستمبر ۔ فیروز پور کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مسٹر جی ۔ ایس ۔ ملتانی نے تین پاکستانی باشندوں کو انڈین یونین کے علاقے میں بلا پرمٹ داخل ہونے کے الزام میں ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا دی ہے ۔

چیف کمشنر دہلی کے سو سے زیادہ ملازمین کو تاحال تنخواہ نہیں ملی

یہ ملازمین بلا منظوری دفتر میں کام کرتے رہے ہیں

نئی دہلی ۷ ستمبر ۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ چیف کمشنر دہلی کے دفتر میں سو سے زیادہ ملازمین کو ماہ اگست کی تنخواہ ابھی تک نہیں ملی ہے انہیں بتا دیا گیا ہے کہ جن آسامیوں پر وہ کام کر رہے ہیں ۔ ان کی منظوری تاحال نہیں لی گئی ہے ۔ اور وہ بلا منظوری ہی دفتر میں کام کرتے رہے ہیں ۔ منظوری حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے امید ہے چند دنوں میں ان ملازمین کو اصل منظوری آنے سے پہلے مشروط طور پر تنخواہیں دے دی جائینگی ۔

شومان کی حکومت زیادہ عرصہ نہ چل سکیگی

پیرس ۷ ستمبر ۔ اس وقت اہل فرانس کے دماغ میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ اب جبکہ ایم رابرٹ شومان نے ایک نئی حکومت قائم کر لی ہے جنرل ڈیگال اور ان کے حامی برسر اقتدار آنے کے لئے کیا کچھ کر گزرتے ہیں ۔ جو لوگ بہت زیادہ پر امید ہیں ۔ وہ بھی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حکومت زیادہ عرصہ نہیں چلے گی ۔ اور اگر نئے انتخابات ہوئے تو بہت ممکن ہے کہ جنرل ڈیگال برسر اقتدار آجائیں ۔ (اسٹار)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی ۔ گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا ۔

شذرات

دوربین نگاہ

(از جناب خواجہ غلام نبی صاحب۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور)

جن انسانوں کو خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کی قیادت اور راہنمائی کا شرف عطا کرتا ہے۔ انہیں نظر بھی نہایت دوربین عطا کرتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج سے کئی سال قبل جب کہ موجودہ مصائب اور مشکلات کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ آ سکتی تھیں۔ اپنی جماعت کی خاص تربیت کے لئے جو ہدایات جاری فرمائیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ ہر تندرست احمدی خواہ دنیوی لحاظ سے کسی درجہ اور کسی مرتبہ کا ہو کچھ نہ کچھ وقت اپنے ہاتھ سے محنت و مشقت کا کام کیا کرے۔ اور اس میں کسی قسم کی عار نہ سمجھے۔ اس ہدایت کی تعمیل میں ہماری جماعت کے لوگ روزانہ اپنے گھروں میں چھوٹے موٹے کام کرنے کے علاوہ مہینے میں ایک دن اجتماعی طور پر رستے ٹھیک کرنے اور سڑکوں پر مٹی ڈال کر ہموار کرنے کا کام بھی کیا کرتے تھے اس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے بذات خود بھی کئی بار شرکت فرمائی بلکہ اپنے مٹی کھودی اور ٹوکریوں میں بھر کر سڑک پر ڈالی۔ جماعت کے دوسرے بزرگ اور معززین بھی باقاعدہ شریک ہوتے آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ حکومت پاکستان بھی اگر اس موقعہ پر قادیان میں تشریف رکھتے تو ضرور شرکت فرماتے اسی طرح ہمارے نوجوانوں اور دوسرے لوگوں میں مشقت کرنے اور جسمانی تکلیف برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو گئی۔ جس نے گذشتہ سال کے قیامت خیز مشکلات میں بہت ہی فائدہ دیا اور اب جب کہ ہم لوگ ایک قسم کی جلاوطنی کے دن گذار رہے ہیں ان نرم حالات میں سے گزرنے مشکلات اور تکالیف کا سامنا ہوتا اور ادھر ادھر مارے مارے پھرنے میں بہت کچھ امداد دے رہی ہے۔

اس کا ذکر کرنے کی اس وقت اس لئے ضرورت پیش آئی۔ کہ وہ ہدایت جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنے والے مشکلات کو آج سے کئی سال قبل بھانپ کر دی تھی۔ وہ آج مشکلات اور مصائب کے بھنور میں پھنس جانے کے بعد لوگ ضروری سمجھ رہے ہیں۔ چنانچہ دہلی کے اخبار "ملاپ" ۵ ستمبر نے "تاریک مستقبل" کے متعلق جو امور ضروری قرار دیئے ہیں۔ ان میں سے یہ ایک بتایا ہے۔ کہ "ہاتھ سے کام کرنا عیب نہیں ہے اور آئندہ اسے زمانہ میں وہی لوگ سکھی رہ سکیں گے۔ جو اپنے ہاتھ سے کام کر سکتے ہیں۔" وہ بات جو دوسروں کی سمجھ میں اب آرہی ہے۔ اسے جب ہم اپنے تجربہ سے مفید پا چکے ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ احمدی نوجوان اور دوسرے اصحاب اب اس امر کی طرف خاص توجہ نہ کریں اور مشقت طلب عادت سے فائدہ اٹھا کر کوئی نہ کوئی دستکاری نہ سیکھ لیں۔

مرد اور گھریلو کام

یورپ میں عورتوں کی گھریلو زندگی سے متنفر ہونے کی ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے۔ کہ مرد گھر کے کام کاج میں عورتوں کا ہاتھ نہیں بٹاتے اور گھر کا کوئی چھوٹا موٹا کام کرنا بھی اپنی شان اور وقار کے خلاف سمجھتے ہیں چنانچہ لنڈن میں بین الاقوامی یوتھ کانفرنس کے جو نمائندے جمع ہیں۔ ان کے متعلق اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ وہ اپنے جو پرائیویٹ اجلاس کر رہے ہیں۔ ان میں اس خیال کا اظہار کیا جاتا ہے۔ کہ "مردوں کو بھی گھر کے کام کاج میں حصہ لینا چاہیے نیز انہیں اس کام کو اپنی شان کے خلاف نہیں سمجھنا چاہیئے" (مغربی پاکستان ۴ ستمبر)

یہ خیال نہایت معقول ہے۔ اور اسے عملی جامہ پہنانے سے گھریلو زندگی پر نہایت خوشگوار اثر پڑ سکتا ہے۔ مسلمانوں سے تو اس بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ کیونکہ بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ اسوہ حسنہ موجود ہے کہ آپ باوجود دن رات کی انتہائی مصروفیت اور نہایت اہم دینی امور میں بے حد مصروفیت کے گھر کے کاموں میں امہات المومنین کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات گھر میں جھاڑو تک دے دیتے تھے۔

الحمد للہ آج یورپ گھر کی ناخوشگواریوں سے تنگ آ کر مردوں کے لئے جو طریق عمل ضروری قرار دے رہا ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے سینکڑوں سال قبل اس کے متعلق صرف بتا ہی نہیں دیا بلکہ اسوہ پیش کر دیا تاکہ آپ کا ہر نام لیوا اسے خود بخود اختیار کر کے اپنے گھر میں بہشتی زندگی کا لطف حاصل کر سکے چنانچہ جن گھروں میں اس پر عمل کیا جاتا ہے۔ وہ دوسروں کے مقابلہ میں نہایت امن چین اور محبت و الفت کی زندگی بسر کرتے ہیں۔

"یا ایہا الذین آمنوا آمنوا"

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا۔ کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ تم ایمان لاؤ۔ یعنی صرف زبانی اقرار تک ہی بات کو محدود نہ رکھو بلکہ عمل کے ساتھ اس کی تصدیق بھی کرو۔ اس نص قرآنی پر احمدیوں کو صحیح معنوں میں کاربند ہونا چاہیئے۔ تاکہ ایک احمدی کو دوسرے مسلمانوں سے تمیز کیا جا سکے۔ اور اگر ہمارے اور دیگر غیر احمدیوں کے درمیان کوئی چیز مابہ الامتیاز نہیں ہے۔ تو ہم احمدیت کے نادان دوست ہیں جو کہ دراصل اس کے ساتھ دشمنی کرنے والے اور اسے نقصان پہنچانے والے ہیں خداوند کریم نے مسیح موعودؑ کو الہاماً فرمایا۔ ع مسلماں را مسلماں باز کردند۔ گویا احمدی ہی سچے اور صحیح مسلمان ہیں۔ اور جادۂ مستقیم پر قائم۔ لہٰذا اگر ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہیں کرتے تو گویا ہم سلسلہ کو بدنام کرنے والے اور ایک ناقابل معافی گناہ کے ارتکاب کے مجرم ہیں اور وہ چند موٹی موٹی باتیں جن پر ہمیں سختی سے کاربند ہونے کی ضرورت ہے۔ مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) شرک سے اجتناب کلی طور پر خواہ کیسا ہی مشکل مرحلہ یا غم و الم در پیش ہو خداوند کریم کو دافع

(۲) خداوند کریم پر کامل یقین رکھنا۔ اس کی صفات میں ذرا شک نہ کرنا۔ اور دعا سے مایوس نہ ہونا

(۳) ارکان اسلام کو اخلاص اور محبت کے ناسفہ پر عرض کر کے بجا لانا۔

(۴) دین کو دنیا پر مقدم رکھنا خداوند کریم کی خاطر رشتہ داریوں اور لحاظ ملاحظہ کو روا نہ رکھنا مگر احسن طور پر نہ کہ ادچھے طریق سے۔ اس کے علاوہ چندوں میں سستی نہ کرنا

(۵) باہمی رنجشوں کی وجہ سے جماعت کے نظام کو نہ بگاڑنا۔ غصہ کو ترک کرنا اور انکساری کو اپنا شیوہ بنانا۔

(۶) بدظنی اور بد اخلاقی میں مبتلا نہ ہونا۔ اور جذبات کو خدا تعالیٰ کی خاطر کچلنا۔

(۷) رشتہ ناطہ کے معاملہ میں خصوصاً اور ہر کام میں عموماً اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا۔ قوم کے مفاد کو ذاتی مفاد پر ترجیح دینا

(۸) سچے جوش کے ساتھ خداوند کریم کی رضا کی راہوں کو تلاش کرنا خلیفہ وقت کے ہر حکم کو بدل و جان قبول کرنا اور سر مو ادھر ادھر نہ ہونا۔

(۹) سچے جوش کے ساتھ محض ہمدردی خلق کے لئے تبلیغ میں مصروف ہونا۔ جھگڑالو نہ بننا۔ ایک سوچے سمجھے ہوئے مفہوم کو نرمی کے ساتھ ادا کرنا۔ قرآن پر تدبر کر کے اسے لوگوں تک پہنچانا

(۱۰) دین کی راہ میں بے عزتی اور تکلیف سے نہ ڈرنا

اگر ہم مندرجہ بالا امور پر پورے اخلاص کے ساتھ گامزن ہوں۔ تو ہم آنے والے خطرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ورنہ بڑے سخت ہولناک ایام در پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اپنی امان میں رکھے ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ آمین۔ ثم آمین۔

(خاکسار فضل الرحمن بی اے۔ بی۔ ٹی بھیرہ ضلع شاہ پور)

چندہ شرط اوّل کے متعلق ضروری تشریح

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہر ایک موصی کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ مقبرہ اور اس کے باغ وغیرہ کے قیام اور راستہ کی درستی اور دیگر متفرق اخراجات کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق وصیت تحریر کرنے کے ساتھ کچھ چندہ داخل کریں جو زر وصیت کے علاوہ شمار ہوگا یہ چندہ چندہ شرط اوّل کہلاتا ہے۔ بعض احباب غلط فہمی سے چندہ شرط اول کو چندہ وصیت کی قسط اول سمجھ لیتے ہیں۔ کئی وصیت فارم دفتر میں ایسے موصول ہوئے ہیں۔ جن میں بجائے چندہ شرط اول کے چندہ وصیت کی قسط اول کی رقم درج ہے۔ اس لئے احباب نوٹ فرمالیں۔ کہ وصیت کا فارم پر کرتے وقت چندہ شرط اوّل کے خانہ میں صرف چندہ شرط اول کی رقم درج فرمایا کریں نہ کہ وصیت کے چندہ کی قسط اول

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

صوفی عبد القدیر صاحب نیاز کا تتمہ:۔ احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خاکسار صوفی عبد القدیر نیاز ابن میاں عبد اللہ صاحب سنوری مرحوم لاہور میں ہیں۔ مگر دوست غلط فہمی سے میرے خطوط بھی قادیان بھجوا رہے ہیں جو دوست قادیان میں میرے ہمنام ہیں وہ صوفی عبد القدیر صاحب بدوملہوی ہیں اور مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی کے چھوٹے بھائی ہیں۔ (عبد القدیر نیاز)

روزنامہ الفضل
۸ ستمبر ۱۹۴۸ء

صنعتی ترقی

آجکل کوئی ملک ترقی یافتہ نہیں سمجھا جا سکتا جب تک اس کی صنعت ایک خاص معیاری درجہ پر نہ پہونچ جائے۔ پاکستان اس معیار سے ابھی بہت دُور ہے۔ یہاں چھوٹی چھوٹی صنعتیں اگر ہیں بھی تو وہ نہائت پراگندگی کی حالت میں ہیں۔ آزادی سے پہلے انگریزوں کی یہ پالیسی تھی۔ کہ ہندوستان میں کوئی صنعت جڑ نہ پکڑنے پائے۔ اگر کہیں کوئی صنعت سر اٹھاتی نظر آتی تھی۔ تو اس پر پابندیاں عائد کرکے اسکو دبا دیا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے صنعتی دور کے دوران میں ہند اور پاکستان میں کوئی صنعت پنپ نہیں سکی۔ جہاں تک خام پیداوار کو ایسی صورت میں لانے کے لئے صنعتوں کی ضرورت تھی۔ کہ وہ دوسرے ممالک میں بھیجے جا سکنے کے قابل ہو جائیں۔ انگریزوں نے ایسی صنعتوں کی طرف تو ضرور توجہ دی۔ لیکن ان کے علاوہ باقی صنعتیں اپنی ابتدائی حالت سے زیادہ ترقی نہ کر سکیں۔ کیونکہ اگر یہ صنعتیں ترقی کر جاتیں۔ تو پھر انگریزوں کو جو ایک تاجر قوم ہے۔ اپنی صنعتی اشیاء کو کھپانے کے لئے منڈی کہاں سے ملتی۔

اب جبکہ پاکستان آزاد ہو گیا ہے ہماری حکومت کا فرض ہے۔ کہ وہ اس طرف خاص توجہ مبذول کرے۔ اور ان تمام صنعتوں کو معیاری درجہ پر لے جانے کی کوشش کرے۔ جو ابتدائی حالت میں ہیں۔ بے شک پاکستان ایک زراعتی ملک ہے۔ اور ملک کی آبادی کا زیادہ حصہ زراعت پر بسر اوقات کرتا ہے۔ لیکن چونکہ یہاں لوگوں کے پاس اراضی کے رقبے بہت محدود ہیں۔ اور ایسے زراعت پیشہ لوگوں کی کثرت ہے۔ جن کی گزر صرف زراعت پر نہیں ہو سکتی۔ اس لحاظ سے جب تک یہاں صنعتی ترقی نہ ہوگی۔ لوگوں کا معیار زندگی اونچا نہیں ہو سکتا۔

اگر روزمرہ کے استعمال کی چیزیں یہاں کثرت سے بننے لگیں تاکہ ہمیں اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کا رہین نہ ہونا پڑے۔ تو ملک کا بہت سا روپیہ جو اب باہر چلا جاتا ہے۔ بچایا جا سکتا ہے۔ خدا کے فضل سے پاکستان میں اناج کی کمی نہیں ہے لیکن صرف اناج کی کثرت معیار زندگی بڑھانے کے لئے کافی نہیں ہو سکتی۔ موجودہ حالات میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ ملک کا بہت سا روپیہ معمولی معمولی چیزوں کے لئے دوسرے ممالک میں چلا جاتا ہے۔ اور ہم ذرا ذرا سی چیز کے لئے دوسروں کے رہین ہیں۔ بازار میں آپ دیکھتے ہیں۔ کہ تقریباً سو فیصدی اشیاء دوسرے ممالک کی بنی ہوئی فروخت ہو رہی ہیں۔ اور خوشی خوشی اپنے پسینے کی کمائی ان پر خرچ کر رہے ہیں۔ اگر یہی روپیہ ہمارے ملک میں رہ سکے۔ تو ملک کتنی جلدی ترقی کر سکے۔ اور دوسرے ممالک کے مقابل کھڑا ہونے کے قابل ہو جائے۔

بے شک ہمارے ملک میں مشینری کی کمی ہے۔ اور اس کے لئے ابھی مدت تک ہمیں دوسرے ممالک کا رہین رہنا پڑیگا لیکن اس دقت پر قابو پانا کوئی مشکل نہیں ہے۔ جاپان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ کہ اگرچہ شروع شروع میں اسے مشینری امریکہ سے خریدنی پڑتی تھی۔ مگر چند ہی سالوں میں اس نے اتنی صنعتی ترقی کرلی۔ کہ ستے مال میں اس نے یورپ کے ممالک کو منڈیوں سے باہر نکال دیا۔ اس کی وجہ وہ شوق تھا جو صنعتی ترقی کے متعلق جاپانیوں میں پیدا ہو گیا تھا۔ وہاں کوئی بھی ایسا شخص نہ تھا۔ جو کچھ نہ کچھ نہیں بناتا تھا۔ کالجوں کے پروفیسر۔ ڈاکٹر وغیرہ اپنا فرصت کا وقت چیزیں بنانے میں صرف کرتے رہے ہیں۔ جب تک پاکستان میں بھی ایسی قومی جوشش سے اس طرف توجہ نہ کی جائیگی کامیابی جلد نہیں ہو سکے گی۔

یہ اخبارات

"جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ" "جنگ ضرور ہوگی" "جنگ ہو کر رہے گی"۔ یہ عنوانات ہیں جو آجکل ہم ان اخبارات کے ادارتی نوٹوں پر دیکھ رہے ہیں۔ جو لاہور سے نکل کر امرتسر۔ جالندھر اور دہلی چلے گئے ہیں۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ پنجاب اور ہندوستان میں جو خونریزی ہوئی ہے اس میں ان اخبارات کی اشتعال انگیزیوں کا کس قدر حصہ ہے۔ اگرچہ تمام ہندو اخبارات کیا انگریزی کیا ہندی اور کیا اردو محض غلط بیانیوں اور اشتعال انگیزیوں کے بل پر زندگی بسر کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے ان پنجابی ہندو اخبارات نے تو اس فن میں ایسا کمال کیا ہے کہ شائد دنیا میں ان کے مقابلہ میں کوئی نہیں آسکتا۔

ان اخباروں نے پہلے تو اسی قسم کی تصویریں شائع کرنی شروع کیں کہ پاکستان حملہ کرنے ہی والا ہے۔ مری کی بیماری کے بعد ان لوگوں کو یہ موقعہ ہاتھ آگیا۔ کہ اس قسم کی غلط افواہیں پھیلا سکیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ مشرقی پنجاب کے سرحدی علاقے خالی ہونے لگے۔ اور حکومت کو لوگوں کو اطمینان دلانے کے لئے طرح طرح کی تدبیریں اختیار کرنا پڑیں۔ جب ان اخباروں نے یہ دیکھا تو پھر ڈینگیں مارنا شروع کر دیں۔ "پاکستان کی کیا مجال کہ اس طرف مونہہ بھی کرے۔" "ہم پاکستان کا کچومر نکال دیں گے" وغیرہ وغیرہ یہ اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ لوگ جو مشرقی پنجاب کے سرحدی علاقوں سے انہی اخباروں کی افواہوں کی وجہ سے بھاگنا شروع ہو گئے تھے رک جائیں اور جو بھاگ گئے تھے واپس چلے آئیں۔ اخبار "جے ہند" اپنے ایک ادارتی نوٹ میں لکھتا ہے:۔

"ہماری سرحدوں پر پاکستان کی فوجوں کا زبردست اجتماع ہو رہا ہے راولپنڈی۔ پشاور اور دیگر مقامات پر پاکستانی ہوائی جہاز لڑائی کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ حیدرآباد میں نظام کی فوجیں کیل کانٹے سے لیس ہو کر سرحدوں پر حملے کر رہی ہیں۔ اور صرف لمحہ کی دیر ہے اور پاکستان ہندوستان پر فوجی حملے شروع کر دیگا۔ پاکستان میں نازک صورت حالات کا اعلان مہاجروں کے مسئلہ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ صرف خفیہ جنگی تیاریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ہے۔ وغیرہ وغیرہ"۔

یہ نوٹ ایسی بدحواسی میں لکھا گیا ہے۔ کہ معلوم ہوتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب میدان جنگ کے قلب میں سے کھڑے کھڑے اپنے سیکرٹری کو لکھوا رہے ہیں۔ اور اتنی فرصت نہیں کہ جو کچھ کہہ رہے ہیں۔ اس پر دوبارہ غور کر سکیں۔ کیا انڈین یونین ایسے اخبارات کا مونہہ بند کرنے کی طاقت نہیں رکھتی۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ حکومت بالکل معطل ہو چکی ہے۔ اور ان اخبارات کو ایسی آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ کہ جو مونہہ میں آتا ہے کہہ گذرتے ہیں۔ اور کوئی پوچھنے والا نہیں۔

ان لالہ جی سے کوئی پوچھے کہ پاکستان اور حیدرآباد کی فوجیں تو ابھی حملہ کرنے کے لئے لیس کھڑی ہیں۔ مگر کشمیر میں کس کی فوجیں باشندگان کشمیر کے ساتھ جنگ آزما ہیں۔ پھر جوناگڑھ میں کس نے دھاوا بول رکھا ہے۔ اور وہاں ناجائز قبضہ جما رکھا ہے۔

ہند یونین اور پٹھان

بمبئی میں پٹھانوں کو غیر ملکی باشندے قرار دے دیا گیا ہے۔ اور انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ خفیہ پولیس کے دفاتر میں اپنے نام درج رجسٹر کرائیں۔ چند دن ہوئے کہ انڈین یونین نے اعلان کیا تھا کہ حکومت نے پٹھانوں کو ملک سے باہر نکل جانے کے متعلق کوئی حکم نہیں دیا۔ صرف ایسے پٹھانوں کو چلے جانے کو کہا ہے جو سودی کاروبار کرتے تھے۔ بمبئی حکومت کے مندرجہ بالا حکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انڈین یونین پٹھانوں کو اپنے ملک میں نہیں رکھنا چاہتی۔ اور ان کے لئے ایسی مشکلات پیدا کر رہی ہے۔ کہ وہ یہاں سے کوچ کر جائیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ افغانستان میں بمبئی حکومت کے اس حکم کا کیا ردعمل ہوتا ہے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ پٹھان تو انڈین یونین میں جرائم پیشہ سمجھے جائیں۔ اور افغانستان کے ہندو اور سکھ وہاں امن سے بیٹھے افغانستان کے باشندوں کو لوٹتے رہیں۔

خدا کا قہر

معاصر "مغربی پاکستان" نے ایک ادارتی نوٹ میں بزیر عنوان "خدا کا قہر" تحریر فرمایا ہے۔

"سردار عبدالحمید دستی نے مظفرگڑھ کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ خدا کا قہر مغربی پنجاب کے ان زمینداروں پر جنہوں نے چور بازاری کے لئے غلے کے ذخیرے چھپا رکھے تھے سیلابات کی شکل میں نازل ہوا ہے۔

یہ بات عوام الناس کی زبان پر دستی صاحب کے کہنے سے پہلے ہی جاری ہو چکی ہے۔ لیکن چودھویں صدی کے مسلمان ارضی اور سماوی آفات میں خدائے قدیر کی کارفرمائیوں کو دخیل نہیں سمجھتے۔ وہ اس قسم کی باتوں کو توہمات کا درجہ دینے کے عادی ہیں"۔

آج سے سال پہلے جب دنیا امن کا گہوارہ بنی ہوئی تھی۔ نہ کوئی جنگ کے آثار تھے۔ اور نہ ان تباہیوں کے جو بعد میں دنیا میں آئیں۔ اور اب تک آرہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا۔

"اے یورپ تو بھی امن میں نہیں
اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔

اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیئے گئے۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں وہ سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ خدا کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶)

مغربی پاکستان نے جس تباہی اور قہر الٰہی کا ذکر کیا ہے۔ وہ ان تباہیوں اور مصیبتوں کا ایک نہایت چھوٹا سا حصہ ہے۔ جو تمام دنیا پر اس وقت آرہی ہیں یورپ ایشیا اور جزائر کوئی ایسا خطہ ارض نہیں جہاں نوح کا زمانہ ہماری آنکھوں کے سامنے نہیں آرہا۔ جہاں لوط کی زمین کا واقعہ ہم بچشم خود نہیں دیکھ رہے۔ مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر کی تھی۔ اور یہ پیشگوئی اللہ تعالیٰ کے اس کلام کی تفصیل تھی۔ جس کی اس نے قرآن پاک میں خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بذریعہ وحی اطلاع دی تھی۔ اور جو یہ ہے۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

بے شک ایک مسلمان جب دنیا پر عذاب آتے دیکھتا ہے تو اسکی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف جاتی ہے۔ اور وہ اس عذاب کے اسباب ڈھونڈھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ اس زمانے کے مسلمان پورے اسباب پر غور کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور جو شخص ان کو اسکے پورے اسباب کیطرف توجہ دلاتا ہے۔ تو بقول "مغربی پاکستان" اس قسم کی باتیں کہنے والوں کو آجکل پاگل سمجھا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس عذاب سے بچنے کا طریقہ بھی بتایا ہے جب تک اس طریقے پر ہم کاربند نہیں ہوں گے۔ خیانت۔ رشوت۔ لوٹ کھسوٹ خویش پروری۔ اقربا نوازی غلط ناجائز الاٹمنٹ غصب۔ حرام خوری۔ اور لالچ سے نہیں بچ سکتے۔ وہ طریقہ کونسا ہے وہ طریقہ حسب ذیل ہے۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون

اے ایمان والو کیا میں تم کو ایسی تجارت کی طرف راہ نمائی کروں۔ جو تم کو عذاب الیم سے نجات دے۔ تو سنو اللہ پر اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کے راستہ میں جہاد کرو۔ اگر تم جانتے تو یہ تمہارے لئے اچھا ہے۔

ضروری اعلان

ایسے احمدی احباب جو مشرقی پنجاب سے ہجرت کر کے آئے ہوں۔ اور وہاں وہ مالکان اراضی ہوں۔ لیکن پاکستان میں ان کو ابھی تک کسی جگہ زمین الاٹ نہ ہوئی ہو۔ تو وہ فوراً دفتر آبادی جودھامل بلڈنگ لاہور میں آکر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو آباد کرایا جاسکے۔

محمد احمد ثاقب قائمقام ناظر آبادی

ضرورت

دفتر محاسب میں ۳۰-۲-۵۰ کے گریڈ میں تین اسامیاں خالی ہیں تنخواہ کے علاوہ مہنگائی الاؤنس مبلغ ۱۴ روپے اور لاہور الاؤنس حسب قواعد ملے گا۔ امیدوار کم سے کم میٹرک پاس ہوں۔ دفتری تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائیگی۔

محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان

دعائے مغفرت

جناب میاں رحمت اللہ صاحب مرحوم ۱۰۰ سال سے زیادہ عمر پاکر فوت ہو گئے ہیں اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم جماعت احمدیہ بھینی شرقپور کے نہایت مخلص رکن تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور سلسلہ کے عاشق تھے۔ احباب ان کی مغفرت کے لیئے دعا فرمائیں۔ محمد عبدالعزیز امیر جماعت بھینی شرقپور

تعلیم الاسلام کالج لاہور

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کرائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پروا نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔ خاکسار۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح"

(الفضل)

شہید احمدیت ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب

شہید احمدیت ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب شروع تحریک جدید سے قابل تعریف اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانی کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ تیرھویں سال میں ان کا وعدہ ۸۵۰ روپے تھا۔ جو گزشتہ انقلاب کے زمانہ میں ادا نہ کرسکے تھے۔ اور پھر آپ قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں ان کی آمد کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔ بلکہ خرچ ہی خرچ تھا۔ اسی دوران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آخر نومبر ۱۹۴۸ء میں مخلصین چودھویں سال کی قربانی کا مطالبہ فرمایا۔ اور قادیان کے درویشوں کو اس جہاد کی اطلاع بذریعہ فون ہوئی۔ اور وہاں تحریک ہونے پر شہید احمدیت نے ۹۰۰ کا وعدہ چودھویں سال کا پیش کیا۔ اس کے چند دن بعد جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ پہونچا۔ تو باوجود آمد کے ذرائع نہ ہونے کے بلکہ محصور اور قید ہونے کے ایک سو روپیہ کا اضافہ فرمایا۔ اور وعدہ چودھویں سال کا ایک ہزار کردیا۔ دارالامان سے واپس کوئٹہ جاکر آپ نے اپنا کام شروع کیا۔ چند ماہ کے بعد آپ نے تیرھویں سال کا ۸۵۰ ارسال فرمایا۔ جو جولائی میں داخل ہوا۔ اور اب آپ کی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا چیک موصول ہوا۔ جو چودھویں سال کے چندہ کا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین

وہ احباب جو تحریک جدید کے وعدے دفتر اول اور دفتر دوم کے ابھی تک ادا نہیں کرسکے۔ وہ فوری توجہ فرمائیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ان کے وعدوں کی رقوم اس ماہ کے آخر تک سو فی صدی پوری ہو جائیں۔ بعض احباب نے کہا ہے کہ اکتوبر میں ادا کریں گے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ نومبر میں۔ انہیں چاہیئے کہ ماہ ستمبر میں ہی اپنے وعدے کی رقم ادا کرکے اپنے اندر سباق کی روح کا ثبوت اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ انکو توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید

دعائے نعم البدل

افسوس کہ میرے برادر نسبتی مرزا اسلم حیات بیگ صاحب جو قادیان میں میونسپل کمیٹی کے سیکرٹری تھے کا بڑا لڑکا مرزا نسیم احمد بیگ بعمر ۱۲ سال ۲ ستمبر کی رات کو مختصر سی علالت کے بعد اپنے حقیقی مولیٰ سے جا ملا۔ مرحوم نہایت خدمتگذار ہونہار بچہ تھا۔ چند روز ملیریا کی تکلیف رہی۔ اس کے بعد بخار سے آرام آگیا۔ مگر صرف ایک دن آرام رہا۔ اور اسی شام خون کی قے ہوگئی۔ جس کے بعد وہ جاں بحق ہو گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور نعم البدل عطا فرمائے۔

خاکسار۔ مرزا شبیر احمد بیگ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا جائے۔

"پرانی شراب نئے مٹکوں میں"

مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ سیرالیون

آج سے دس سال قبل ہندوستان میں آزادی کی تحریک زوروں پر تھی۔ ہندوستان کے نوجوان ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار تھے کہ اچانک دوسری عالمگیر جنگ نے حالات بدل دیئے۔ جنگ کا اثر تحریک آزادی پر بھی ہوا۔ لیکن جونہی جنگ ختم ہوئی اس تحریک نے پھر قوت پکڑی اور وہی جوش و خروش اور انقلاب زندہ باد کے نعرے لگنے شروع ہو گئے اور آزادی کا مطالبہ ہر پلیٹ فارم سے دہرایا جانے لگا۔ آخر وہ وقت آن پہنچا کہ ہندوستان آزاد ہوا آج سے پورا ایک سال قبل ہندوستانیوں کو کچھ غیر متوقع طور پر آزادی مل گئی۔ ہندوستان، پاکستان اور ہندوستھان دو ٹکڑوں میں بٹ کر آزاد ہوا۔ اور گو اسی سے کانگرس کا پرانا خواب، سارے ہندوستھان پر حکومت کرنے کا، شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔ تاہم ہندوستھان میں اسے وہ کچھ کرنے کا موقعہ مل گیا۔ جس کی تلاش میں وہ اتنی مدت سے تھی۔ اقتدار کی کنجیاں سنبھالتے ہی کانگرس کی پالیسی پلٹا کھا گئی۔ اور سوائے اسکے کہ انگریز کی جگہ ہندو نے لی عام نظام میں کوئی فرق نہ پڑا۔ انقلاب کا زمانہ تو کانگرس کے لئے اس وقت سے ختم ہو چکا تھا جبکہ کانگرس نے عملاً کئی صوبوں میں وزارتیں سنبھال لی تھیں۔ لیکن یہ دیکھنا ابھی باقی تھا کہ اگر کانگرس ملک کے سیاہ و سفید کی مالک بن جائے تو ملک اور قوم کی بہتری کے لئے یہ کانگرس کیا قدم اٹھاتی ہے۔ اور اس انقلابی خواب کی کیا تعبیر ہو گی۔ کانگرس کی تاریخ جاننے والے جانتے ہیں کہ اسکو انگریز کی حکومت سے اتنا اختلاف رہا ہے کہ وہ اس حکومت کو توڑ کر بکلی نئی حکومت بنانے کی دعویدار رہی ہے۔ آخر ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے انتقال اقتدار کے ساتھ ہی کانگرس نے کرسی صدارت سنبھال لی۔ اور اب کانگرس کی یہ حکومت ہندوستان کی پہلی "قومی حکومت" کہلاتی ہے۔ وہی قومی حکومت، جس کے حصول کے لئے کانگرس بہت مدت سے کوشاں تھی۔ لیکن برا ہو مغربی تہذیب کا۔ جس نے ہندوستھان کی اس پہلی "قومی حکومت" کو اپنی مادیت میں اس طرح جکڑ لیا ہے کہ یہ بالکل بے نقاب ہو کر رہ گئی ہے۔ اور اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہو گئی ہے۔ آج یہ قومی حکومت اپنی مغربی استعمارانہ پالیسی کی وجہ سے رسوائے عالم ہو رہی ہے اور اپنے وقار و احترام کو خود ہی صدمہ پہنچا رہی ہے

اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ آج کانگرس اور کانگرسی حکومت کسی نئے طریق پر حکومت نہیں کر رہی بلکہ انگریزوں کے پرانے طریق پر، وہی طریق جس سے اسے اختلاف رہا۔ وہی نظام جس کا اس نے پردہ چاک کیا تھا۔ آج کی حکومت انہی لائنوں پر استوار کی جا رہی ہے۔ جن کو کانگرس خود مٹا چکی ہے ریاستوں کے مسئلہ نے اور خصوصاً مسئلہ کشمیر نے اسکی رہی سہی ساکھ کو اور بھی بٹہ لگا دیا ہے قوم و ملک کی بہبودی کے لئے آج تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا۔ بلکہ اس کے برعکس دو قوموں کی تھیوری پر جس سے کانگرس کو اختلاف رہا۔ پوری طرح عمل جاری ہے۔ کانگرس کی استعماری پالیسی تو سب پر عیاں ہو چکی ہے۔ لیکن مسلمان دشمنی بھی کسی سے پوشیدہ نہیں مغربی تہذیب نے کانگرس کو اندھا سا کر دیا ہے اور اس تہذیب کا اثر جس کی بنیاد مادیت پر ہے۔ اس کے گھر پر اس قدر گہرا اثر ہو چکا ہے کہ اس کا مٹنا کانگرس کے بس کی بات نہیں ہے۔

آج سے دس سال قبل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی ایک تقریر "انقلاب حقیقی" میں فرمایا تھا "انگریزوں کی لمبی حکومت نے اور مغربی اقوام کی ترقی نے ہندوستان میں مغربیت کا پودا پیدا کر دیا ہے۔ جو روز بروز جڑ پکڑ رہا ہے۔ اور اسکی شاخیں چاروں طرف پھیلتی جاتی ہیں۔ خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ میں جن کا اوڑھنا بچھونا ہی مغربیت ہے۔ وہ مغربیت کے رنگ میں پورے طور پر رنگین ہیں۔ اور اسی کی عینک سے ہر شے کو دیکھتے ہیں۔ آزادی کی تہذیب نے اس تہذیب کو ایک دھکا لگایا ہے مگر اسی طرح جس طرح قدیم زمانہ میں ہوا کرتا تھا یعنی سطحی تغیرات کے ساتھ مغربی فلسفہ کو اپنا لیا گیا ہے۔ اگر آج انگریزی حکومت ہندوستان سے جاتی رہے۔ تو بھی انگریزی حکومت کا طریق نہیں مٹ سکتا وہی کونسلیں ہوں گی۔ وہی پارلیمنٹیں ہوں گی وہی دستور ہو گا۔ اور کونسلوں کے سپیکروں کے سامنے۔ جب بھی کوئی مشکل آئے گی وہ یہی کہیں گے کہ میں کل تک غور کر کے جواب دوں گا۔ اور غور سے مراد ان کی یہ ہو گی کہ مغربی پارلیمنٹوں کے دستور کو دیکھ کر نتیجہ نکالوں گا کہ مجھے اس موقعہ پر کیا فیصلہ کرنا چاہیئے۔ گویا تغیر جو ہندوستان میں پیدا ہو گا۔ ویسا ہی ہو گا جیسا کہ انگلستان میں مسٹر بالڈون کی جگہ مسٹر چیمبرلین نے لے لی ہے یا آئندہ ان کی جگہ شاید میجر ایٹلی لے لیں۔ ورنہ اگر کوئی نئی تہذیب اس عرصہ میں رونما ہوئی تو مغربیت ہی یہاں حکومت کر رہی ہو گی۔ گو اسکی شکل کسی قدر بدل گئی ہو گی۔ گاندھی جی جو ایک فلسفہ کے موجد کہے جاتے ہیں وہ بھی باوجود زبانی مغربیت کے اثر کو رد کرنے کے اسی فلسفہ کے تابع چل رہے ہیں۔ جب بھی وہ کوئی نئی بات سوچتے ہیں وہ اسی مغربی تہذیب کے تابع ہوتی ہے اور چونکہ مغربی تہذیب کی بنیاد مادیت پر ہے۔ جس کا یہ اصول ہے کہ منہ سے کچھ اور کہو اور عمل کچھ اور رکھو۔ اسلئے گاندھی جی کے پیرو بھی منہ سے تو امن امن کہتے ہیں۔ مگر اندر سے لڑائی کی تیاریاں جاری رکھتے ہیں۔ اتباع منہ سے شور مچاتے ہیں کہ آہنسا قائم آہنسا قائم کرو۔ مگر عملاً ہر اختلاف کے موقعہ پر سینکڑوں مسلمانوں کو ذبح کر دیتے ہیں۔ کیونکہ یہ اصول صرف کہنے کے لئے ہیں عمل کرنے کے لئے نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب مادیت کے اثر کے نیچے انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ اگلا جہان کوئی نہیں تو پھر اسے اس شخص کے تباہ کرنے سے کونسی چیز روک سکتی ہے۔ جسے وہ اپنا دشمن سمجھ بیٹھتا ہے وہ تو ہر رنگ ہی اپنے مدمقابل کو زک پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کانگریسی منہ سے گو کہتے جائیں کہ ہم گاندھی فلسفہ کے پیرو ہیں مگر حقیقتاً ان کا عمل مغربی فلسفہ پر ہی ہے۔ اور جب تک مادیت کا اثر ان کے دلوں سے دور نہ ہو گا۔ وہ یورپ کے واقعات کو ہندوستان کی سٹیج پر تمثیلی رنگ میں دکھاتے رہیں گے۔"

("انقلاب حقیقی" جلسہ سالانہ ۱۹۳۷ء کی تقریر)

مندرجہ بالا الفاظ اپنی صداقت کے خود شاہد ہیں۔ اس سے کانگرس کے اندرونہ پر کافی روشنی پڑتی ہے ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد سے ہندوستان میں ہونیوالے تمام واقعات (خصوصاً مشرقی پنجاب کے واقعات) کانگرس کی آہنسانہ پالیسی کا پردہ چاک کرنے کے لئے کافی ہیں ان تمام واقعات سے اہم احمدیہ جماعت کے مرکز قادیان کا واقعہ ہے۔ جس سے ہندو کانگرس کے ارباب حل و عقد کی ذہنیت کا اندازہ بھی ہو سکتا ہے اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ کانگرس حکومت، کہ جو ہندوستھان کی پہلی قومی حکومت کے نام سے موسوم ہے، قوم اور ملک کا کس قدر پاس ہے اور اس سے عدل و انصاف کی کہاں تک توقع ہو سکتی ہے ایک امن پسند اور وفادار حکومت جماعت سے یہ سلوک کہ اسکو اسکے مرکز سے نکالدیا جائے۔ ان کے مظالم کی داستان نہ سنی جائے اور باوجود ہر طریق سے وفادار حکومت ہونے کا یقین دلایا جانے کے اس بدسلوکی کو جاری رکھا جائے، اور اسکو اپنے مذہبی مقدس مرکز میں نہ آنے دیا جائے کانگریسی حکومت سے باندھی گئی عدل و انصاف کی توقعات پر پانی پھیر دیتا ہے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ سلوک ہوتے ہوئے بھی بدنصیب ہندوستھان کو اپنی اس "قومی حکومت" پر کیوں اور کس قسم کا فخر ہے؟ کیا یہ فخر اس لئے ہے کہ امن پسند اور وفادار مسلم رعایا کو ہندوستھان سے نکالنے کا پروگرام ہی قومی حکومت کا سوچا سمجھا ہوا ہے۔ کیا یہ باعث فخر ہے یا باعث شرم؟ کیا ہندوستھان مغربی تہذیب کے اثر سے پاک ہو گیا ہے؟ کیا ہندوستھان کا دستور حکومت بدل گیا ہے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو اس قومی حکومت پر فخر کے کیا معنے؟

مندرجہ ذیل اقتباس میرے اس بیان کی تصدیق کے لئے کافی ہے۔

"کانگریسی نظام اور کانگریسی تحریک نے برطانوی قانون اور انصاف کا پردہ جس طرح چاک کیا وہ آج دنیا پر روشن ہو چکا ہے یہی وہ کتابی اور دفتری قانون اور یہی وہ عدالتی انصاف تھا جس نے برطانیہ کے آہنی جال کی کڑیاں رفتہ رفتہ توڑ ڈالیں اور حق و صداقت کا قانون اونچا ہو کر رہا کانگریس اور کانگریس والوں سے زیادہ اس قانون اور ایسے انصاف کی حقیقت اور حال کون جان سکتا ہے۔ لیکن آج وہی کانگریس اور کانگریسی حکومت اسی قانون اور اسی عدالتی انصاف کو اپنے لئے مشعل راہ بنا رہی ہے۔ اور ان ہی خطوط پر عدل و نظم کی بنیاد رکھ رہی ہے۔ جن کو وہ خود مٹا چکی تھی ہمارے سامنے اسوقت ایک دو نہیں کتنے مقدموں کی رودادیں ایسی ہیں۔ جو فرقہ وارانہ بنیادوں پر اپنے ہر پہلو میں انصاف اور عدل کی تعریف بتاتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں؟ اسکے بعد بخشی شیر سنگھ صاحب ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں رام لال کے مقدمہ کا ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے۔ کہ اس فیصلہ کا رد عمل عام ذہنوں پر جو ہوا ہے وہ افسوسناک بھی ہے اور سرکار ہند کے سامنے ہندوستانی قانون

کی رسوائی کا باعث بھی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ ایک حکومت کے لئے انتہائی افسوسناک چیز ہے کہ اسکی عدالتیں عوام کے کسی جزو کا اعتماد حاصل نہ کر سکیں)۔ انہی حالات ناگفتہ بہ کے خلاف خود کانگریس نے جدوجہد کر کے ان کو ختم کیا اب کانگریسی حکومت کے عمال گیا اور کوئی کانگریسی تحریک موجودہ صورت حال کے خلاف پیدا کرنے میں مصروف ہیں؟ حکومت اعلیٰ کے لئے یہ غور کرنے کی بات ہے "(انجام" بحوالہ "ریاست" (دہلی) مورخہ ۲۰ ستمبر)

کانگریس کی جدوجہد اور اسکے نتیجے تو آپ نے اطلاع پائی ہے۔ اب کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہندوستان کی اس پہلی قومی حکومت نے عوام کا اعتماد حاصل کر لیا ہے اور ان کی ہردلعزیزی کا باعث ہو رہی ہے۔ وہ حکومت کے قانون حکومت میں خامیاں کسی قسم کے فخر کی موجب ہو سکتی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ مسٹر گاندھی نے کھدر کا لباس پہنکر اسی امر کا اظہار کرنا چاہا ہے کہ گویا وہ انگلش تہذیب (مغربی تہذیب ناقل) کے اثر کو آزاد ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقت سے واقف جانتے ہیں کہ ڈھانچہ وہی ہے صرف سکاٹ لینڈ کے ورسٹیڈ کی جگہ اسے کھدر کا لباس پہنا دیا گیا ہے یا بقول مسیح پرانی شراب نئے مشکوں میں ڈالدی گئی ہے۔ اس سے زیادہ کوئی تغیر نہیں ہوا" (انقلاب حقیقی صفحہ ...)

حکومتوں کی آفت ناانصافی ہوا کرتی ہے یعنی ناانصافی ہی ایسی حکومتوں کی تباہی کا موجب ہوتی ہے باوجود اسکے کہ کانگریس اپنی قانونی خامیوں کو بچشم خود دیکھ رہی ہے پھر بھی خاموش ہے۔ اور بعید نہیں کہ یہ پالیسی بدنصیب ہندوستان کی اس پہلی قومی حکومت کی مزید ذلت و رسوائی کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حاکموں کے کان اور آنکھ کھولے اور ان کو عدل و انصاف کی توفیق دے۔ آمین

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں فرسٹ ایئر ایف اے ایف ایس سی۔ تھرڈ ایئر بی اے بی ایس سی اور ایم اے اردو کی کلاسوں میں داخلہ یکم اکتوبر سے دس اکتوبر تک ہوگا۔ انشاء اللہ مزید کوائف کیلئے کالج کے دفتر سے پراسپکٹس طلب فرمائیے

کشمیر میں التوائے جنگ کے لئے کشمیر کمیشن کی مساعی ناکام رہیں

حکومت پاکستان اور ہندوستان سے کشمیر کمیشن کی مراسلت

کراچی ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہندوستان و پاکستان نے کشمیر میں التوائے جنگ اور تنازعہ کشمیر کے تصفیہ کے متعلق ہندوستان اور پاکستان سے اپنی خط و کتابت شائع کر دی ہے اور اعتراف کیا ہے کہ ان دونوں حکومتوں کی جانب سے جو جوابات موصول ہوئے ہیں ان کی وجہ سے التوائے جنگ، عارضی صلح کے معاہدہ اور تنازعہ کشمیر کے متعلق کسی تصفیہ پر عمل درآمد کا امکان ابھی پیدا نہیں ہوا ہے۔ کشمیر کی تجاویز کے متعلق حکومت ہند نے اپنا جواب ۲۰ اگست کو پیش کر دیا تھا۔ جس میں التوائے جنگ کی تجاویز کو قبول کر لیا گیا تھا۔

کمیشن کی تجاویز کا مسودہ ۱۳ اگست کو قرار دادوں کی صورت میں مرتب کیا گیا تھا اور جس کے متعلق ہندوستان اور پاکستان دونوں حکومتوں کے جوابات موصول ہو گئے ہیں

حکومت ہند نے قرارداد کو قبول کرتے ہوئے لکھا کہ اس نے امن عالم کو تقویت پہنچانے کی قلبی خواہش سے مجبور ہو کر اور اقوام متحدہ کے اصولوں اور وقار کو بلند رکھنے کی خاطر کشمیر کمیشن کی تجاویز کو قبول کر لیا ہے۔ حکومت پاکستان نے بھی تجاویز کو ان شرائط پر قبول کیا ہے۔ کہ اس مسئلہ کے بعض امور کے متعلق کشمیر کمیشن کی طرف سے جو تصریحات اور توضیحات حکومت پاکستان کے روبرو رکھی گئی ہیں۔ حکومت ہند انہیں تسلیم کرے اور اسی طرح جن بعض امور کی توضیحات اور تصریحات حکومت ہند کو پیش کی گئی ہیں۔ وہ پاکستان کے لئے بھی قابل قبول ہوں اور مزید براں الحاق کا سوال طے کرنے کے لئے حفاظتی کونسل نے ۲۱ اپریل کی منظور شدہ قرارداد میں جو شرائط عائد کی تھیں۔ حکومت ہند انہیں تسلیم کرلے۔

گفت و شنید جاری رہیگی

کمیشن نے بیان کیا ہے کہ وہ دونوں حکومتوں کے جوابات کا بغور مطالعہ کر رہا ہے۔ اور توقع ہے کہ اگر اسکی ۱۳ اگست ۴۸ء کی قرارداد کی رو سے التوائے جنگ کی تجاویز پر فوری عمل درآمد کی صورت پیدا نہ ہوئی تو وہ دونوں حکومتوں سے اپنی گفت و شنید کو جاری رکھے گا۔

اقوام متحدہ نے اپنی ۱۳ اگست کی قرارداد کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی التوائے جنگ عارضی صلح کا سمجھوتہ اور جموں اور کشمیر کے عوام کی آزادانہ رائے کا تعین کمیشن نے اپنی تجاویز پیش کرتے ہوئے بیان کیا کہ تنازعہ کشمیر کے لئے ایک قطعی اور فیصلہ کن حل تلاش کرنے میں ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں کو قرار واقعی امداد دینے اور انہیں بار آور کر سکنے کے لئے لازمی ہے کہ فوری التوائے جنگ کیا جائے اور ان حالات کی اصلاح کی جائے جن کی وجہ سے بین الاقوامی امن اور سلامتی کو خطرہ لاحق ہو رہا ہے۔

التوائے جنگ

التوائے جنگ کی تجاویز کا لب لباب یہ تھا کہ تجویز کو قبول کر لینے کے بعد چار دن کے اندر اندر دونوں حکومتیں باہمی اتفاق سے ایک تاریخ مقرر کر کے اپنی تمام افواج کو جنگ بند کرنے کا حکم دیدیں اور اپنی افواج کی طاقت کو بڑھانے کے لئے کوئی تدابیر اختیار نہ کریں۔ التوائے جنگ کے نفاذ کی نگرانی کے لئے کمیشن کے ماتحت فوجی مبصرین کا تقرر بھی تجویز کیا گیا۔ جو دونوں حکومتوں کے تعاون سے کام کرے گا۔ مزید براں دونوں حکومتیں اپنے عوام سے اپیل کریں کہ وہ مفاہمت کی گفت و شنید کو جاری رکھنے کی خاطر سازگار فضا پیدا کرنے اور برقرار رکھنے میں اپنی حکومتوں سے تعاون کریں

ہندوستانی فوجیں کشمیر میں رہیں

قرارداد کے دوسرے حصے میں عارضی صلح کے سمجھوتہ کی اساس کے طور پر دونوں حکومتوں سے مندرجہ ذیل اصولوں کو قبول کرنے کی تجویز پیش کی گئی۔

ا۔ جموں اور کشمیر میں پاکستانی افواج کی موجودگی سے صورت حال میں ایک مادی تغیر رونما ہو گیا ہے اور حکومت پاکستان کو ریاست کی حدود میں سے اپنی افواج نکالنے پر آمادہ ہو جانا چاہیئے۔

ب۔ حکومت پاکستان کو پوری کوشش کرنی چاہیئے کہ قبائلی اور پاکستان کے وہ باشندے جو عام حالات میں وہاں کے باشندے نہیں ریاست سے نکل آئیں۔

پاکستانی فوجیں جن علاقوں کو خالی کریں آخری اور فیصلہ کن سمجھوتہ تک ان کا نظم و نسق کمیشن کی نگرانی میں مقامی حکام کے ماتحت رہیگا اور پاکستانی باشندوں اور قبائل کے کشمیر سے اخراج کی اطلاع پانے کے بعد حکومت ہند کشمیر سے بتدریج اپنی افواج کو نکالنا شروع کر دے گی تاہم کمیشن سے تبادلہ خیالات کے ذریعے طے کرنے کے بعد حکومت ہند مقامی حکومت کو امن اور ضابطہ کے قیام میں مدد دینے کیلئے موجودہ حدود کے اندر اپنی افواج برقرار رکھ سکے گی۔

قرارداد کے آخر میں کمیشن نے ہندوستان اور پاکستان کی حکومتوں سے از سر نو یہ اعلان کرنے کی فرمائش کی کہ جموں اور کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ عوام کی رضا و منشاء کے مطابق ہوگا اور عارضی صلح کا سمجھوتہ قبول کرنے کے بعد دونوں حکومتیں ایسے منصفانہ حالات کے تعین کرنے کے لئے کمیشن سے تبادلہ خیالات کریں گی جو آزادانہ اظہار رائے کی ضمانت دے سکیں۔

حکومت ہند کا جذبہ امن پرستی

ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو نے کمیشن کے چیئرمین جوزف کربل کے نام اپنے ۲۰ اگست کے مکتوب میں کمیشن کی تصریحات کے "پیش نظر" قرارداد کو منظور کر لیا اور چیئرمین نے ان کے اس جذبہ کا اعتراف کیا۔ جس کے ماتحت ان تجاویز کو قبول کیا گیا تھا۔ پنڈت نہرو نے اپنے مکتوب میں لکھا کہ کشمیر میں پاکستانی افواج کی موجودگی حالات میں ایک مادی تغیر کے مترادف ہے۔ جس سے حفاظتی کونسل کو آگاہ نہیں کیا گیا تھا اور حکومت پاکستان کا طرز عمل نہ صرف تمام اخلاقی ضوابط اور بین الاقوامی قوانین کے منافی تھا۔ بلکہ اس سے ایک خطرناک صورت حال پیدا ہو گئی تھی اور یہ صرف حکومت ہند کا جذبہ امن پسندی ہی تھا، جس کی وجہ سے اس نے میدان جنگ کو وسیع کرنا اور نئی صورت حال کا مقابلہ کرنا پسند نہیں کیا۔

کشمیر میں امن کی واحد شرط

پاکستان کے وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے کشمیر کمیشن کی قرارداد کے متعلق اپنے جواب میں اپنی حکومت کی طرف سے واضح کر دیا کہ حکومت پاکستان کے نظریات آزاد کشمیر حکومت کے نظریات نہیں اور نہ ہی آزاد کشمیر حکومت انکو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگی اگرچہ پاکستان آزاد کشمیر حکومت سے کمیشن کی تجاویز قبول کرانے کے لئے اپنے اثر و رسوخ کو کام میں لانے کیلئے تیار ہے لیکن صرف موخر الذکر یعنی آزاد کشمیر حکومت ہی التوائے جنگ کا حکم جاری کرنے اور عارضی صلح کی شرائط کا فیصلہ کرنے کی مجاز ہے۔

سر ظفر اللہ خاں نے یہ دلیل پیش کی کہ تنازعہ کی مشترک بنیاد اور اساس بحیثیت مجموعی ریاست کا ہندوستان یا پاکستان سے الحاق ہے اور اسکا فیصلہ ایک آزادانہ غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذریعے ہو جانا چاہیئے۔ قرارداد کی تاویل کرتے ہوئے سر ظفر اللہ خان نے بیان کیا۔ کہ آزاد کشمیر حکومت کے (بقیہ ص۸ پر)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۲۵

اطلاع

(۱) والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی کی سگنیلرز اور سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس کلاسز میں داخلے کے خواہشمند امیدواروں کی طرف سے درخواستیں مطلوب ہیں یہ کورس یکم اکتوبر ۱۹۴۸ء سے شروع ہونے والے ہیں (۲) سگنیلرز کی ۱۵۰ غیر مستقل آسامیاں اور سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس کی دو سو عارضی جگہیں خالی ہیں (۳) درخواست کنندگان کو چاہیئے کہ پہلے حکومت پاکستان کی طرف سے قائم شدہ کسی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے دفتر میں اپنا نام درج رجسٹر کرائیں۔ اور اپنی درخواست کے ہمراہ اس کا تحریری ثبوت مہیا کریں۔ (۴) ہر امیدوار کم از کم سیکنڈ ڈویژن میٹرک پاس یا پھر جونیئر کیمبرج یا اس کے مساوی کوئی اور امتحان پاس کر چکا ہو۔

عمر یکم نومبر ۱۹۴۸ء کو ۱۸ سے کم اور ۲۱ سال سے زیادہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اچھوت اقوام کی صورت میں تین سال کی مزید رعایت دی جا سکتی ہے (۵) درخواستیں سرٹیفکیٹوں کی مصدقہ نقول سمیت۔ مقررہ فارموں پر ڈپٹی جنرل منیجر (پرسنل) این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور کے نام بذریعہ ڈاک بھیجی جانی چاہئیں۔ یہ فارم بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے مل سکتے ہیں۔ درخواستوں کے لفافوں پر درخواست کی نوعیت ظاہر کر دینی چاہیئے۔ مثلاً یہ لکھ دیا جائے۔ "برائے عارضی سگنیلرز" یا "برائے سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس" دفتر میں درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۲۵ ستمبر ۱۹۴۸ء ہے۔ منتخب شدہ امیدواروں کو نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور کے ہیڈ کوارٹر آفس میں انٹرویو کے لئے بلایا جائے گا۔ اور انہیں پاس بھی مہیا کئے جائیں گے۔ امیدوار اصل سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لانے چاہئیں۔ خصوصاً میٹرک کا سرٹیفکیٹ۔ بالآخر کامیاب ہونے والے امیدواروں کو ڈاکٹری معائنہ میں کامیاب ہونا پڑے گا۔ سگنیلرز کو C2 میں اور ایس ایم گروپ سٹوڈنٹس کو A2 میں۔ نیز والٹن ٹریننگ سکول میں داخل ہونے سے پہلے تیس روپے بطور ضمانت معاہدہ کے ٹکٹ کی قیمت ایک روپیہ اور خوراک کی ضمانت کے طور پر دس روپے پہلے جمع کرانے پڑیں گے۔

(۶) ٹریننگ کورس کے دوران میں سگنیلرز کو ساڑھے تین مہینے سکول میں اور ۲ ہفتے لائن پر کام کرنا ہوگا۔ سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹس چھ ماہ سکول میں پڑھائی اور دو ہفتے لائن پر کام کریں گے۔ اس عرصہ میں ۴۲ روپے ماہوار الاؤنس ملے گا۔ جس میں سے ۱۲/۸ خوراک وغیرہ کے کاٹ لئے جائیں گے۔ ملازمت کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ لیکن وہ انہیں تعلیمی عرصہ کے کامیاب اختتام پر روک لیا جائے گا ۶۰ – ۲ – ۲ ۱/۲ – ۲ – ۸۰ کے سکیل میں ۴۰/ روپے ماہوار تنخواہ لینا شروع کر دیں گے مہنگائی اور دیگر الاؤنس معہ سستے نرخ پر خورد و نوش کی اشیاء کی فراہمی کی مراعات اس کے علاوہ ہوں گے۔ تنخواہ کا یہ سکیل پاکستان پے کمیشن کی سفارشات کے عمل میں آنے پر بدلا بھی جا سکتا ہے۔

ڈپٹی جنرل منیجر (پرسنل)

اعلان

جن افراد کی درخواستیں برائے خرید اراضی سندھ مجھے موصول ہوئی ہیں۔ ان کو انفرادی طور پر میں مطلع کر چکا ہوں۔ اب مجموعی پر اس اعلان کے ذریعہ مطلع کرتا ہوں کہ جو احباب میرے ذریعہ اراضی سندھ خرید کرنا چاہتے ہیں اُن کو حسب ذیل شرائط کی پابندی کرنی ہوگی۔

۱۔ رقم کا پیشگی آنا ضروری ہے کیونکہ رقبہ اس رقم سے خرید کیا جائیگا۔ میرا فائدہ اُٹھانا محض محنت۔ علم۔ واقفیت اور تجربہ کی بنا پر ہوگا۔

۲۔ میں نے اپنے گاہکوں کو A کلاس اراضی ما عہ ۱۱ روپیہ میں دینی ہے۔ درخواست کنندہ کو اس سے کوئی سروکار نہ ہوگا۔ کہ میں اس کو کس قیمت پر خرید کرتا ہوں۔

۳۔ اراضی پہلے میرے نام رجسٹری ہوگی۔ یا ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے اسکو منتقل کرایا جائیگا۔ بعد میں گاہکوں کے نام رجسٹری یا منتقل کرائی جائیگی انفرادی طور پر رجسٹری کرانے کے اخراجات بذمہ گاہک ہوں گے

۴۔ روپیہ ارسال کرنے کے تین ماہ کے اندر اندر اراضی پر قبضہ دیا جائیگا یا روپیہ واپس کر دیا جائے گا۔

۵۔ اگر سرکاری کاغذات کے مطابق A کلاس اراضی کسی گاہک کو دیجائیگی تو اسکو اراضی کے لینے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ اگر A کلاس اراضی نہ ہوئی۔ تو اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے

۶۔ نظارت امور عامہ جو کمیٹی تجویز کریگی۔ اسکے ساتھ تعاون کرنا ضروری ہوگا

۷۔ اگر میری کسی بے احتیاطی کی وجہ سے گاہک سے رقبہ چھن جائے۔ تو میں اس نقصان کی اپنی اراضی نصرت آباد سے تلافی کر دونگا۔ یا روپیہ واپس کر دونگا احتیاطاً مذکورہ بالا شرائط کا اعلان کر دیا ہے تاکہ کوئی گاہک کسی قسم کی غلط فہمی میں نہ رہے۔ سوچ سمجھ کر درخواست دے۔ میں ہرگز ہرگز دوسری اراضی کو خرید نہیں کرونگا۔ لیکن خواہ مخواہ کے جھگڑوں سے بچنے کیلئے مذکورہ بالا وضاحت کر دی ہے پس وہی احباب خرید اراضی کی درخواست دیں اور وہی روپیہ ارسال کریں جو میرے پر اعتبار کر سکتے ہیں۔ میرے پاس ہزاروں ایکڑ کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں پس ان شرائط کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے آرڈروں پر نظر ثانی فرما لیں۔ روپیہ اور جوابات آنے پر خرید اراضی کی کاروائی شروع کی جائیگی میں ۲۵ ستمبر تک کراچی میں ہوں۔ اسکے بعد احباب رتن باغ۔ لاہور کے پتہ پر خطوکتابت فرمائیں۔

خاکسار محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ بنگلہ نمبر ۲ جیکب لائنز کراچی

برطانیہ اور امریکہ کی زبردست جنگی طیاریاں

یورپ اور مشرق وسطیٰ پر امریکی فضائیہ چھایا ہوا ہے

لندن ۶ ستمبر۔ واشنگٹن سے آمدہ ایک خبر میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اس وقت جو امریکی فضائیہ برطانیہ میں ہے وہ غالباً دس سال تک یہیں رہیگا۔

اس وقت برطانیہ میں ایک مصنوعی فضائی جنگ لڑی جا رہی ہے جسمیں امریکہ کے اڑن قلعے اور برطانیہ کے بھاری بمبار جہازوں پر مشتمل فوجیں برطانوی شہروں پر حملہ کر رہی ہیں یہ تیاری اس حقیقت کی آئینہ دار ہے کہ برطانیہ اور امریکہ اس خطرہ سے خوب آگاہ ہیں۔ جو جنگ کے مہیب بادلوں کی شکل میں ان کے سروں پر منڈلا رہا ہے۔

اس وقت مشرق وسطیٰ میں برطانوی فضائی طاقت کے مقابلہ میں اڈوں پر امریکی اڑن قلعے زیادہ جگہ گھیرے ہوئے ہیں۔ اور اگر ان کی فوجی طاقت میں موعودہ توسیع پر عمل درآمد کیا گیا۔ تو برطانیہ میں امریکی فوجوں کی تعداد جلد ہی مشرق وسطیٰ بھر میں برطانوی فوجوں کی تعداد سے زیادہ ہو جائیگی

یہاں کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے کہ وزراء اس بات سے متفق ہو گئے ہیں کہ موجودہ بین الاقوامی صورت حال کو دیکھتے ہوئے کسی نہ کسی قسم کی لام بندی کی ضرورت ہے۔ اور سنڈے ایزورڈ کا سیاسی نامہ نگار رقمطراز ہے کہ یہ بات تسلیم کی جا سکتی ہے کہ برطانیہ گذشتہ چند ماہ سے خاموشی کے ساتھ لام بندی کر رہا ہے۔" خیال ہے کہ یہ فیصلہ برلن کی صورت حال کا براہ راست نتیجہ ہے اور اگرچہ اب برلن کے متعلق مفاہمت ہو جانے کے امکان پیدا ہو گئے ہیں لیکن مغرب و مشرق کے مابین دشمنی کا (طویل عرصہ کیلئے) مسئلہ باقی ہے اور اسکے پس منظر میں جنگ کا ہمیشہ خطرہ لگا رہیگا۔ اسوقت دنیا میں جو کچھ وقوع پذیر ہو رہا ہے وہ حقیقتاً فوجوں کی احتیاطی صف بندی ہے۔ اور اس کی وجہ سے طاقت کا ایک نیا توازن قائم ہوگا۔ (اسٹار)

کیرینی قبائل نے پروم پر قبضہ کر لیا

رنگون خطرے میں

رنگون ۶ ستمبر۔ برما کی فوج کی ۵۰۰ سو کیرینی قبائل کی فوج نے پروم پر قبضہ کر لیا ہے اس پر قبضہ کرنے کے بعد وہ باغیوں کے ساتھ مل گئے۔ اور کل رات یہ فوج رنگون سے ۳۰ میل کے فاصلے پر تھی۔

دار السلطنت کے ارد گرد کیرینی لوگوں کی فوج نے بھی سرگرمی دکھلائی اور منگالڈن کے ہوائی مستقر کی کنٹرول ٹاور کی طرف سے اپیل کی گئی کہ یہاں زبردست خطرہ ہے۔ یہ ہوائی مستقر رنگون سے ۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے رنگون میں برما کی فوج کی تعداد کا علم نہیں ہے لیکن بہت ہی فراخدلی کے ساتھ کئے ہوئے اندازے سے پتہ چلتا ہے کہ فوج کی تعداد ڈیڑھ ہزار کے قریب ہے۔ اس فوج کے اکثر سپاہی اور کا چن قبائل کے لوگوں میں سے ہیں۔ یہ کیرینی قبائل کے ساتھ ہمدردی رکھتے ہیں۔ یہ لوگ صحیح وقت کا انتظار کر رہے ہیں اور موقع پاتے ہی پہاڑی قبائل کے ساتھ بغاوت میں شامل ہو جائینگے۔ (اسٹار)

برطانوی آبدوز ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح ہونگی

لندن ۶ ستمبر۔ ان سنسنی خیز افواہوں پر کہ برطانوی آبدوزوں کو ایٹمی ہتھیاروں اور راکٹوں سے آراستہ کیا جائیگا جنہیں تحت البحر استعمال کیا جا سکے گا۔ اور جٹ سے چلنے والے بڑے بڑے طیارے بنائے جائینگے سرکاری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔

اس طرح اس اطلاع پر بھی کہ برطانیہ کا جٹ سے چلنے والا پہلا بمبار جہاز دسمبر تک پرواز کریگا۔ کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا اور کامل سکوت اختیار کیا گیا ہے۔ (اسٹار)

پراسرار یہودی عورت امریکہ میں

لندن ۶ ستمبر۔ سٹرن زیوی لومی کے دہشت پسندوں کی ایک سرغنہ (جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ ایک عورت ہے) کی تلاش امریکہ میں کی جا رہی ہے۔ اس نے برطانیہ کے عام لوگوں کے خلاف بم کے ہنگاموں کا ایک سلسلہ مرتب کیا تھا (اسٹار)

ہند کیلئے لنکا کا وفد

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہند میں میونسپل انتظام کا مطالعہ کرنے کے لئے لنکا کا ایک وفد ہند آئے گا۔ یہ وفد ہند کے اہم شہروں کا دورہ کریگا۔ اور گیا بھی جائیگا۔ (اسٹار)

جولائی میں روزگار حاصل کرنیوالوں کی تعداد

کراچی ۷ ستمبر۔ پاکستان میں روزگار کی ۷۱ تبادلہ گاہوں کے ذریعہ جولائی ۱۹۴۸ء میں ۴۷۵ درخواست دہندگان کو ملازمت دلائی گئی۔ اس کے مقابلہ میں جون ۱۹۴۸ء میں ۳۸۵۱ اشخاص کو روزگار دلایا گیا تھا۔ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء سے اب تک کل ۴۶۱۷۹ اشخاص کو روزگار پر لگایا جا چکا ہے

بقیہ از صفحہ ۶

زیر نگیں اس وقت جو علاقے ہیں۔ عارضی صلح کے دوران میں ان کا نظم و نسق اس حکومت کے ماتحت ہی رہنا چاہیئے اور آزاد کشمیر افواج کو منتشر اور درہم برہم کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ جونہی ایک آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے لئے سازگار حالات پیدا ہو جائیں۔ استصواب رائے کی شرائط نافذ العمل کر دی جائیں آپ نے یہ واضح کر دیا کہ ریاست میں مسلح ہندوستانی فوجوں کی موجودگی پر امن حالات کی بحالی میں مزاحم ہو گی۔ اور آزاد اور غیر جانبدار استصواب رائے کے لئے سازگار حالات پیدا نہیں ہونے دے گی۔ سر ظفر اللہ نے اپنے مکتوب میں لکھا کہ کشمیر کی جنگ بند کرنے کی واحد اور موثر صورت یہی ہے کہ آزاد کشمیر اور قبائلیوں کو دیانتداری سے یہ یقین دلایا جائے کہ ایسی مفاہمت کا خاکہ تیار کر دیا گیا ہے۔ جس کی بدولت عوام کشمیر ریاست کے الحاق کے بارہ میں آزادانہ اور بلا خوف و خطر اپنی رائے کا اظہار کر سکیں گے۔

پاکستان اور عدن کے درمیان

منی آرڈروں کی ترسیل

کراچی ۷ ستمبر۔ اب پاکستان اور عدن کے درمیان فوری طور پر منی آرڈر براہ راست بھیجے جا سکینگے۔ یہ منی آرڈر ان ہی فارموں پر لکھے جائینگے۔ جو اندرون ملک کی منی آرڈر سروس کے لئے مستعمل ہیں۔ منی آرڈر بھیجنے کی اجرت ہر دس روپیہ یا اس کی کسر پر ۲ آنہ ہوگی۔

سرکاری قرضوں کی مقدار

کراچی ۷ ستمبر۔ ۳۱ اگست ۱۹۴۸ء تک پاکستان کے سرکاری قرضوں میں کل ۷۶۲۳۰۰ ۸۳۸۴ روپیہ کی رقم جمع ہوئی ہے

عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا اجلاس

اسکندریہ ۷ ستمبر۔ عرب لیگ کی سیاسی کمیٹی کا آج رات پھر یہاں اجلاس ہو رہا ہے کل کے اجلاس میں اس امر پر غور کیا گیا کہ جنرل اسمبلی کے آنیوالے اجلاس میں عرب ممالک کیا رویہ اختیار کریں۔ نیز فلسطین میں [illegible] تمام عرب فوجوں کو متحدہ کمان کے تحت لے آنیکے امکانات پر بھی بحث کی گئی آج کے اجلاس میں اتحادی ثالث کا وفد برنا ڈوٹ بھی شریک ہو رہے ہیں

ملایا میں اسلحہ کا خفیہ ذخیرہ پکڑا گیا

سنگاپور ۶ ستمبر ڈون شائر رجمنٹ کے دستوں نے دریائے سیرانگ پر جو ہور کے نزدیک کلانگ کے علاقے میں دہشت پسندوں کے ایک کیمپ کے پاس سے ایک بہت بڑے اسلحہ اور بارود کے ذخیرے کا پتہ چلایا ہے (اسٹار)

یہودی پناہ گزین حیفہ پہنچ گئے

حیفہ ۶ ستمبر۔ پہلے اطلاع ملی تھی کہ پاناما کا جھنڈا لہراتے ہوئے "لاما" نامی جہاز مارسیلز سے یہودیوں کے لئے اسلحہ اور گولہ بارود لیکر روانہ ہوا ہے لیکن یہ جہاز یہودی پناہ گزینوں کو لیکر آیا ہے ان میں سے اکثر یہودی جرمنی کے برطانوی علاقے سے آئے ہیں۔ اس سے پہلے انہوں نے غیر قانونی طور پر ایک اور جہاز سے فلسطین میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی۔ (اسٹار)

یہودی اقوام متحدہ کے فیصلہ کی صریحاً خلاف ورزی کر رہے ہیں

بیت المقدس ۶ ستمبر۔ "کمبلز گروپ" رقمطراز ہے لہبرات یہودیوں کے مقبوضہ ہوائی اڈوں پر بہت بڑے بڑے حمل و نقل کرنے والے ہوائی جہاز آرہے ہیں۔ مرد اور عورتیں وہاں سے مرکزوں کے ذریعے تربیت گاہوں میں منتقل کئے جا رہے ہیں۔ یہ مرد اور عورتیں دنیا بھر کی قوموں سے تعلق رکھتے ہیں۔

اقوام متحدہ نے یہ پابندی لگا رکھی ہے کہ ارض مقدس میں فوجی خدمات سرانجام دینے کی عمر والے یہودی داخل نہ ہوں۔ لیکن یہودی صریحاً اس کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

ہندوستان اور ترکی کے درمیان

تجارتی گفت و شنید

نئی دہلی ۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ہندوستان اور ترکی کے درمیان تجارتی معاہدہ کرنے کیلئے بہت جلد گفت و شنید شروع ہونے والی ہے ہندوستان اور مشرقی یورپ کے ساتھ دوستانہ تعلقات کو استوار رکھنے کے لئے حکومت ہند ترکی کے ساتھ معاہدہ کرنے کے حق میں ہے۔

آجکل دونوں ممالک کے درمیان معمولی سی تجارت ہوتی ہے ترکی زیادہ تر ہندوستان سے پٹ سن اور کھالیں منگاتا ہے اور ہندوستان ترکی سے زیادہ تر سگریٹ اور تمباکو منگاتا ہے (اسٹار)

— از صفحہ اول —

توڑنے میں کیسی دیدہ دلیری سے کام لیا ہے فوجی حالت پر تبصرہ کرتے ہوئے سردار ابراہیم نے کہا اب نازک وقت گذر چکا ہے ہماری فتح یقینی ہے ہندوستانی فوجیں اپنے مقصد میں ناکام ثابت ہو چکی ہیں۔